نوٹ: مولانا غلام مدثر رضا مصباحی پورنوی نے استاذی الکریم حضرت مفتی آل مصطفی مصباحی سے ان کے سوانحی خاکے سے متعلق انٹرویو کے انداز میں چند سوالات کئے تھے۔ جن کے مختصر جواب آپ نے تحریر کروائے تھے۔ کتاب کے ساتھ اسے شائع کرواتے ہوئے ہم خوشی محسوس کرتے ہیں

طالب دعاء

حسن رضا مصباحی

شعبۂ تحقیق جامعہ امجدیہ

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

نام: آل مصطفیٰ

نسب: آل مصطفیٰ ابن مولانا محمد شہاب الدین ابن منشی نجابت حسین صدیقی

مولد ومسکن اور خاندان: ایک اندازہ کے مطابق میری پیدائش ۲۷؍اکتوبر ۱۹۷۱ء کو میری نانیہال شبجنہ میں ہوئی، جو علاقہ بارسوئی ضلع کٹیہار، صوبہ بہار میں واقع ایک دیہی مگر معروف گاؤں ہے۔ آبائی وطن بھینس بندھا ہے۔ میرے والدین کریمین میرے بچپنے میں ہی نانیہال میں آباد ہو گئے تھے۔ اسلئے شروع سے اب تک میرا مسکن شبجنہ ہی ہے۔ زمینداری اور علمی حیثیت کے لحاظ سے میرے نانا قاضی ثمیر الدین صاحب رشیدی علیہ الرحمہ علاقے کے بااثر اور معروف لوگوں میں شمار ہوتے تھے۔ وہ جامع معقول ومنقول حضرت علامہ ہدایت اللہ خان رامپوری، ثم جونپوری علیہ الرحمہ کے شاگردوں میں تھے۔ ان کی فراغت مدرسہ حنفیہ جونپور سے ہوئی تھی۔ میرے والد گرامی حضرت علامہ مولانا محمد شہاب الدین اشرفی لطفی مدظلہ العالی حضرت ملک العلماء علامہ ظفر الدین بہاری خلیفہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کے ارشد تلامذہ میں ہیں، میرے دادا منشی نجابت حسین صاحبِ ثروت تھے اور فارسی زبان میں انہیں بڑی مہارت حاصل تھی۔ علاقہ میں منشی نجابت سے معروف تھے۔

مدارس میں تعلیم: ابتدائی تعلیم گاؤں کے مکتب میں ہوئی۔ فارسی اور ابتدائی عربی کی تعلیم مدرسہ اشرفیہ اظہار العلوم حوراحجرا سونا پور، ضلع کٹیہار، بہار میں ہوئی جہاں والد گرامی مدظلہ العالی صدر المدرسین ہیں درجۂ ثانیہ ۱۹۸۳ء۔۱۹۸۲ء مدرسہ فیض العلوم محمد آباد گوہنہ۔ ثالثہ ورابعہ ۱۹۸۳ء ۱۹۸۴ء ۱۹۸۵ء الادارۃ الاسلامیہ دار العلوم حنفیہ کھگڑا، کشن گنج، بہار، خامسہ تا ثامنہ (دورۂ حدیث) ومشق افتاء ۱۹۸۶ء تا ۱۹۹۰ء جامعہ اشرفیہ، مبارکپور، اعظم گڑھ، یوپی میں۔

اساتذہ:

حضرت منشی محمد طاہر حسین صاحب، رسول پور ضلع، کٹیہار سے قاعدہ بغدادی، پارہ عم۔

حضرت منشی ومولوی نذیر احمد صاحب، آسجہ، بائسی، پورنیہ سے قرآن شریف۔

فارسی کی پہلی، دوسری، چہل سبق، آمد نامہ، نسخۂ تعلیماں۔

مولانا عبدالجلیل صاحب علیہ الرحمہ سے اردو کی پہلی، اردو کی دوسری، کتاب العقائد وغیرہ۔

حضرت منشی محمد تصنیف صاحب، بائسی پورنیہ سے پند نامہ، گلستاں، بوستاں کے کچھ اسباق۔

حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب، بگڈار، ضلع کٹیہار سے گلستاں، بوستاں کے کچھ اسباق۔

حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب چریا، بائسی، پورنیہ سے میزان ومنشعب۔

ماسٹر انوار عالم و ماسٹر سید اصغر صاحب، جلکی و ماسٹر نور العین صاحب سے حساب، ہندی، انگریزی۔

والد گرامی محمد شہاب الدین صاحب اشرفی سے نحو میر، پنج گنج، ہدایت النحو، منہاج العربیہ۔

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب بھینس بندھا سے شرح مأۃ عامل، ہدایۃ المنطق۔

حضرت علامہ محمد احمد مصباحی (جو اس وقت فیض العلوم کے صدر المدسین تھے) سے فیض الادب حصہ اول، دوم۔

حضرت مولانا نصر اللہ صاحب بھیروی سے علم الصیغہ، فصول اکبری۔

حضرت مولانا محمد امجد علی صاحب محمد آبادی سے سخن نو مع انشاء، وفارسی۔

حضرت مولانا عارف اللہ صاحب گونڈوی سے ہدایۃ النحو، شرح مأۃ عامل، جواہر المنطق، مرقاۃ

حضرت مولانا احمد حسین صاحب، مالنگاؤں، دیناجپور سے کافیہ، شرح جامی، ہدایت الحکمت، قطبی۔

حضرت مولانا مظفر حسین صاحب کسیاری سے شرح وقایہ اول، دوم۔

حضرت مولانا ناظر اشرف صاحب بہادر گنج سے ملا حسن کے چند اسباق۔

حضرت مفتی محمد مطیع الرحمٰن صاحب مضطر سے شرح تہذیب، اصول الشاسی، نور الانوار کامل، معلم الانشاء، اول اور ہدایہ اولین ومشکوٰۃ کے چند اسباق۔

حضرت مولانا شمس الہدیٰ صاحب، اشرفیہ مبارکپور سے ملا حسن، تلخیص المفتاح۔

حضرت مولانا عبدالحق صاحب رضوی، اشرفیہ، مبارکپور سے نور الانوار، ہدایہ اولین۔

حضرت مولانا اعجاز احمد صاحب، اشرفیہ، مبارکپور سے مشکوٰۃ شریف۔

حضرت قاری ابوالحسن صاحب وحضرت قاری جلال الدین صاحب سے فن قرأت ومشق ترتیل۔

حضرت مولانا اسرار احمد صاحب، اشرفیہ، مبارکپور سے ترجمۂ قرآن، حسامی، توضیح۔

حضرت مولانا مفتی نظام الدین صاحب رضوی اشرفیہ، مبارکپور سے تاریخ الدروس الاسلامی، معلم الانشاء ثانی، ہدایہ آخرین، شرح عقود رسم المفتی۔

حضرت مولانا نصیر الدین صاحب اشرفیہ، مبارکپور سے شرح عقائد، تفسیر جلالین شریف، مدارک التنزیل، حمد اللہ، مسلم الثبوت۔

حضرت مولانا محمد احمد مصباحی صاحب اشرفیہ، مبارکپور سے دیوان متنبی، الادب الجمیل، المدیح النبوی، معلم الانشاء دوم، ثالث، مختصر المعانی، سبع المعلقات، مقامات حریری، بیضاوی شریف، دیوان حماسہ۔

حضرت مولانا عبد الشکور صاحب اشرفیہ، مبارکپور سے شرح نخبۃ الفکر، سراجی، مسلم شریف، اور تشریح کے چند اسباق۔

حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب قادری اشرفیہ، مبارکپور سے شرح ہدایۃ الحکمت، مناظرۂ رشیدیہ، ترمذی شریف، بخاری شریف جلد اول ودوم، الاشباہ والنظائر لابن نجیم الحنفی، افتاء۔

حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ سے مشق افتاء۔

مشفق استاذ: بحمدہ تعالیٰ اساتذہ میں سبھی مشفق رہے۔ سب کی دعائیں اور شفقتیں ساتھ رہیں اور ہیں۔ ویسے سب سے زیادہ شفقت اور علمی استفادہ کا موقع مجھے محدث کبیر سیدی وسندی علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری مدظلہ العالی سے ملا۔

سال فراغت: یکم جمادی الاخرہ ۱۴۱۰ھ/ ۳۰ دسمبر ۱۹۸۹ء

تعلیمی اسناد: جامعہ اشرفیہ مبارکپور سے عالم، فاضل۔

عربی فارسی پٹنہ بورڈ سے وسطانیہ، فوقانیہ، مولوی، عالم، فاضل فارسی۔

عربی، فارسی الہ آباد بورڈ سے عالم فاضل، دینیات، فاضل طب، فاضل ادب۔

مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے ادیب کامل، اجازت حدیث وقرآن کریم، اجازت فقہ از مفتی

محمد شریف الحق علیہ الرحمہ، اجازت حدیث از بحر العلوم مفتی عبد المنان صاحب اعظمی، اجازت حدیث از علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری، اجازت حدیث از والد گرامی علامہ شہاب الدین صاحب دامت برکاتہم العالیہ۔

ہم سبق ساتھی : مولانا صدر الوریٰ صاحب۔ استاذ جامعہ اشرفیہ مبارکپور۔ مولانا انور نظامی صاحب گلشن بغداد ہزاری باغ۔ مولانا رحمت علی ویشالوی مدرسہ قادریہ، کلکتہ۔ وغیرہم، تقریباً ساٹھ ہم سبق ساتھی جامعہ اشرفیہ مبارکپور میں تھے۔

عہد طالب علمی کے قابل ذکر احوال : بحمدہ تعالیٰ ہمیشہ طلب علم میں کوشاں رہا۔ جامعہ اشرفیہ مبارکپور میں ہمیشہ امتیازی پوزیشن حاصل کرتا رہا۔ جامعہ اشرفیہ نے امتیازی پوزیشن کیوجہ سے انعام سے بھی نوازا، تحریری میدان میں بھی طبع آزمائی کرتا رہا۔ خود بھی اور دوسرے طلبہ کو بھی اس کی طرف رغبت دلاتا رہا۔ اشرفی دار المطالعہ جامعہ اشرفیہ کے زیر اہتمام ''یوم رضا'' کے سالانہ انعامی مقابلہ مین ہمیشہ حصہ لیتا رہا۔ اور دوسری وپہلی پوزیشن حاصل کرتا رہا۔ متعدد کتابیں انعام مین مل چکی ہیں، جماعت ثامنہ میں یوم رضا کے انعامی مقابلے کے لئے دیوبندیوں کے اعتراضات کے دفاع میں ایک اہم مضمون ''کنز الایمان پر اعتراضات کا تحقیقی جائزہ'' لکھا جسے ادیب شہیر استاذی علامہ محمد احمد مصباحی صاحب مدظلہ نے سب سے اول نمبر کا مضمون قرار دیا۔ یہ مضمون ماہنامہ اشرفیہ، ماہنامہ الثقافۃ کیرلا، میں قسط وار شائع ہوا۔ پھر ادارہ افکار حق نے اسے مستقل رسالے کی شکل مین شائع کیا ہے۔ اس مقالہ پر فقیہ اعظم ہند علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ کی تقریظ جلیل بھی ہے۔ عہد طالب علمی کے بقیہ مضامین بھی ماہنامہ اشرفیہ، ماہنامہ سنی دنیا بریلی شریف، سالنامہ افکار رضا کراچی، استقامت کانپور، ماہنامہ قاری دہلی، پندرہ روزہ نوائے حبیب کلکتہ، نور مصطفیٰ پٹنہ وغیرہ میں شائع ہو چکے ہیں۔

تدریسی خدمات : جامعہ اشرفیہ مبارکپور سے فراغت اور مشق افتاء کے بعد اکتوبر ۱۹۹۰ کو استاذ گرامی قدر محدث کبیر علامہ مفتی ضیاء المصطفیٰ قادری مدظلہ العالی بانی جامعہ امجدیہ کے حکم پر تدریس وافتاء کی خدمات کے لئے میں جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی آیا۔ جب سے اب تک یہیں دینی خدمات پر مامور ہوں۔ اور اساتذۂ کرام کی دعاؤں سے مروجہ علوم وفنون کی منتہی کتابوں

کا بحسن وخوبی درس دے رہا ہوں۔ جامعہ امجدیہ کے شعبۂ تخصص فی الفقہ کی نگرانی، اصول افتاء کی تدریس اور فن افتاء کی مشق وتربیت کی ذمہ داری بھی حضور محدث کبیر دام ظلہ نے میرے ناتواں کاندھوں پر رکھی ہے۔

تدریسی امور سے متعلق نظریات: چونکہ عہد حاضر میں اسلام کی نشر واشاعت کا زیادہ تر تعلق مدرسہ اسلامیہ سے ہے۔ اس لئے ہمارے مخلص علماء کرام نے بڑے اخلاص وللّٰہیت سے تدریسی خدمات انجام دیں اور آج بھی دے رہے ہیں، بحمدہ تعالیٰ اسی جذبہ سے سرشار ہوکر فقیر نے درسیات کی تکمیل کی۔ اور اسی اخلاص سے تدریسی وتعلیمی اور تربیتی امور انجام دے رہا ہے۔ حصول زر کو کبھی بنیاد نہ بنایا۔ دوسرے اداروں میں اچھی تنخواہ پر ہمیشہ مدعو کیا گیا۔ مگر درس وتدریس کے لئے اسی ادارہ کو ترجیح دی۔ دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ یہ جذبہ باقی رکھے اور اس سے بھی زیادہ دین کے تئیں اخلاص عطا فرمائے۔ تدریس کے لئے نصاب تعلیم میں قدرے ترمیم کا بھی میں قائل ہوں۔ مگر غیر درسی کتابیں زیادہ شامل نصاب کرنے کا قائل نہیں کہ اس سے دینی تعلیم کا بنیادی مقصد فوت ہو جائے گا۔

تصنیف وتالیف

(۱) مختصر سوانح صدر الشریعہ، مطبوعہ کتاب زیر اہتمام جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی

(۲) بیمہ ٔ زندگی کی شرعی حیثیت، مطبوعہ رسالہ ناشر مدرسہ قادریہ فریدیہ، شیشہ باڑی، پورنیہ۔

(۳) کنز الایمان پر اعتراضات کا تحقیقی جائزہ۔ مطبوعہ رسالہ۔ ادارہ افکار حق، بائسی، پورنیہ۔

(۴) منصب رسالت کا ادب واحترام۔ مطبوعہ۔ رسالہ، ناشر ادارہ صدائے حق، مدرسہ رضویہ، مانجھا گڑھ، گوپال گنج بہار۔

(۵) حاشیہ فتاوی امجدیہ جلد سوم، مطبوعہ ناشر جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی، مئو، یوپی۔

(۶) حاشیہ فتاویٰ امجدیہ چہارم، مطبوعہ ناشر جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی، مئو، یوپی۔

(۷) حاشیہ توضیح عربی زیر طبع مجلس برکات جامعہ اشرفیہ مبارکپور اعظم گڈھ۔

(۸) خطبہ ٔ استقبالیہ صدر الشریعہ سیمینار بموقعہ جشن زریں۔ مطبوعہ منعقدہ یکم ذوقعدہ ۱۴۱۷ ۱۰/ مارچ ۱۹۹۷ء ومشمولہ ''صدر الشریعہ حیات وخدمات''۔

(۹) اسباب ستہ اور عموم بلویٰ کی توضیح وتنقیح، مطبوعہ۔

(۱۰) روداد مناظرہ بنگال۔ مطبوعہ جامعہ نوریہ، شام پور ہاٹ، رائی گنج بنگال۔

(۱۱) ترجمہ عربی عبارات مواہب ارواح القدس لکشف حکم العرس، مصنفہ ملک العلماء علیہ الرحمہ مع تقدیم۔ مطبوعہ۔ ناشر ادارہ افکار حق، بائسی، پورنیہ، بہار۔

(۱۲) بچوں اور بچیوں کی تعلیم وتربیت کے اصول۔ مطبوعہ ناشر جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی، مئو۔

(۱۳) نقشہ دائمی اوقات صلوٰۃ برائے گھوسی، مطبوعہ ناشر جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی، مئو۔

(۱۴) ترجمہ مع تقدیم فقہ شہنشاہ بان القلوب بید المحبوب بعطاء اللہ، المعروف بہ شہنشاہ کون؟ مطبوعہ ادارہ افکار حق ورضا اکیڈمی، ممبئی۔

مقدمات ومقالات ومضامین مطبوعہ، غیر مطبوعہ

(۱) الکحل آمیز دواؤں کا حکم۔ مقالہ برائے فقہی سیمینار اشرفیہ مبارکپور۔ مطبوعہ صحیفۂ فقہ اسلامی۔

(۲) بیمۂ زندگی کی شرعی حیثیت۔ مقالہ برائے فقہی سیمینار اشرفیہ مبارکپور۔ مطبوعہ صحیفۂ فقہہ اسلامی۔

(۳) اسباب ستہ اور ان کا دائرۂ اثر۔ مقالہ برائے سیمینار اشرفیہ مبارکپور۔

(۴) دوکان ومکان کے دوامی اجارہ کا حکم۔ مقالہ برائے فقہی سیمینار اشرفیہ مبارکپور غیر مطبوعہ۔

(۵) اعضاء کی پیوندکاری اور انسانی خون کا استعمال۔ مقالہ برائے فقہی سیمینار اشرفیہ مبارکپور۔ غیر مطبوعہ۔

(۶) تلخیص مقالات انسانی، خون کا استعمال برائے فقہی سیمینار اشرفیہ مبارکپور۔

(۷) انسانی خون کے استعمال سے متعلق تنقیحی امور کے جوابات۔ مقالہ برائے فقہی سیمینار اشرفیہ مبارکپور غیر مطبوعہ۔

(۸) کمپنیوں کے حصص کا شرعی حکم۔ مقالہ برائے فقہی سیمینار اشرفیہ مبارکپور۔ غیر مطبوعہ۔

(۹) دیہات میں جمعہ اور بعد جمعہ ظہر باجماعت کا حکم۔ مقالہ برائے سیمینار اشرفیہ مبارکپور۔ غیر مطبوعہ۔

(۱۰) اسلام کا نظام عشر وخراج اور اراضی ہندو پاک کی شرعی حیثیت۔ مقالہ برائے فقہی سیمینار مجمع الفقہ الاسلامی دہلی۔ مطبوعہ مجلّہ فقہ اسلامی۔

(۱۱) مشینی ذبیحہ کا شرعی حکم۔ مقالہ فقہی سیمینار مجمع الفقہ الاسلامی۔ غیر مطبوعہ۔

(۱۲) ضرورت وحاجت کی توضیح وتنقیح۔ مقالہ فقہی سیمینار مجمع الفقہ الاسلامی۔ مطبوعہ، مجلّہ فقہ اسلامی دہلی۔

(۱۳) تلخیص مقالات بابت طبی اخلاقیات (ایڈز کینسر جیسے امراض کے مرض الموت ہونے نہ ہونے کی توضیح) غیر مطبوعہ۔

(۱۴) نکاح بالشرط کا حکم۔ مقالہ فقہی سیمینار مجمع الفقہ الاسلامی۔

(۱۵) فقہہ اسلامی میں عرف وعادت کی اہمیت اور اس کے معتبر ہونے کے اصول وشرائط۔ مقالہ فقہی سیمینار مجمع الفقہ الاسلامی دہلی۔

(۱۶) شمالی امریکہ کی سمت قبلہ تحقیق کے آئینے میں۔ مقالہ مطبوعہ دوقسط ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور۔

(۱۷) ۲۷/۲۸/تاریخ کورویت ہلال کا مسئلہ، مطبوعہ۔ ماہنامہ اشرفیہ وکنزالایمان دہلی وسنی آواز ناگ پور وماہنامہ الثقافۃ کیرلا۔

(۱۸) کنزالایمان پراعتراضات کا تحقیقی جائزہ۔ ماہنامہ اشرفیہ وماہنامہ الثقافۃ کیرلا۔

(۱۹) فقہی عبارات پر امام احمد رضا کا کلام اور ان کی تحقیق وتنقیح۔ مطبوعہ ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور وماہنامہ تجلیات رضا۔ بریلی شریف۔

(۲۰) امام احمد رضا کی شاعری میں ادب واحترام مطبوعہ۔ ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور وماہنامہ سنی دنیا بریلی شریف۔

(۲۱) رجال حدیث پر امام احمد رضا کی نظر۔ مطبوعہ ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور وماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف۔ معارف رضا کراچی انٹرنیشنل ایڈیشن

(۲۲) تاجدار کربلا احادیث کی روشنی میں۔ مطبوعہ ماہنامہ نور مصطفیٰ پٹنہ کا حسین نمبر

(۲۳) علم غیب مصطفیٰ ﷺ قرآن وحدیث کی روشنی میں۔ مقالہ مطبوعہ ماہنامہ استقامت کانپور، ماہنامہ سنی دنیا بریلی شریف۔ وماہنامہ نوائے حبیب کلکتہ

(۲۴) قرآن کریم کی عظمت ووسعت۔ مطبوعہ ماہنامہ قاری دہلی، وماہنامہ کلکتہ، سہ ماہی الحبیب دھام نگر اڑیسہ۔ سہ ماہی جام حضوری، سریاں

(۲۵) رمضان وعید کا چاند۔ مطبوعہ ماہنامہ مظہر حق بدایوں۔

(۲۶) محدث اعظم ہند کے علمی وفکری کارنامے۔ سہ ماہی غوث العالم کچھوچھہ شریف۔

(۲۷) صاحبزادۂ سیف اللہ المسلول حضرت تاج الفحول کی زندگی کے چند گوشے۔ مطبوعہ تاج الفحول نمبر بدایوں شریف ۱۹۹۸ء۔

(۲۸) شارح بخاری کی فقہی بصیرت۔ مطبوعہ معارف شارح بخاری۔ دائرۃ البرکات۔ گھوسی۔

(۲۹) حیات صدر الشریعہ۔ مطبوعہ بہار شریعت۔

(۳۰) ثبوت ہلال کے لئے فیکس اور ریڈیو کا اعتبار۔ مقالہ برائے سیمینار ادارۂ شرعیہ پٹنہ ۲۰۰۱ء

(۳۱) خلوت سے وجوب عدت کا مسئلہ۔ مطبوعہ ماہنامہ کنز الایمان دہلی (تنقیدی تحریر)

(۳۲) خلوت سے وجوب عدت کا تحقیقی جائزہ۔ مطبوعہ ماہنامہ کنز الایمان دہلی۔ (تنقیدی تحریر)

(۳۳) قضاو تحکیم کے چند بنیادی نکات ومسائل۔ مطبوعہ ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور ۲۰۰۳ء۔

(۳۴) اسلام میں سورج گرہن کی حقیقت۔ مطبوعہ۔ سہ ماہی الکوثر شہسرام، ماہنامہ جام نور دہلی

(۳۵) مخدوم بہار ایک ولی کامل۔ مطبوعہ مخدوم جہاں اکیڈمی ممبئی۔

(۳۶) شارح بخاری ایک عظیم مفتی۔ مطبوعہ روزنامہ آواز ملک وارانسی۔ ماہنامہ کنز الایمان کا شارح بخاری نمبر۔

(۳۷) اصلاح معاشرہ کے چند بنیادی اصول۔ مطبوعہ سہ ماہی ''احساسات'' کا خصوصی نمبر، الجامعۃ الاشرفیہ اسلامیہ سکھٹی۔ مبارکپور۔

(۳۸) لفظ امین العام پر نحوی بحث۔ غیر مطبوعہ (تنقیدی تحریر)

(۳۹) حضور صدر الشریعہ کی علمی وفقہی بصیرت۔ غیر مطبوعہ۔

(۴۰) تحریک خلافت اور علامہ سید اولادرسول مارہروی، مطبوعہ۔ ماہنامہ اشرفیہ کا سیدین نمبر

(۴۱) حضرت سرکار کلاں کی زندگی کے بعض گوشے۔ غیر مطبوعہ۔

(۴۲) پاسبان ملت کی حیات وخدمات پر ایک نظر۔ مطبوعہ ماہنامہ نور مصطفیٰ کا پاسبان ملت نمبر پٹنہ۔

(۴۳) سوالنامہ بابت دیہات میں جمعہ وبعد جمعہ ظہر باجماعت۔ مجلس شرعی جامعہ اشرفیہ مبارکپور۔

(۴۴) چک کے لین دین کی شرعی حیثیت، مقالہ برائے فقہی سیمینار مجلس شرعی جامعہ اشرفیہ مبارکپور۔

(۴۵) سوالنامہ بابت تالاب و باغات کا ٹھیکہ۔ مجلس شرعی جامعہ اشرفیہ مبارکپور۔

(۴۶) تصوف کی حقیقت (تنقیدی مضمون) غیر مطبوعہ۔

(۴۷) شارح بخاری کچھ یادیں کچھ باتیں۔ مطبوعہ ماہنامہ کنز الایمان دہلی۔

(۴۸) علامہ ارشد القادری اور تحفظ ناموس الوہیت ورسالت۔ مطبوعہ رئیس القلم نمبر ماہنامہ جام نور دہلی۔

(۴۹) لفظ حبیب کبریا کے استعمال کا شرعی حکم (تنقیدی تحریر) غیر مطبوعہ۔

(۵۰) حقوق مجردہ وموکدہ کی تنقیح۔ تنقیحات برائے فیصل بورڈ، مجلس شرعی۔

(۵۱) تنقیح طلب سوالات کے جوابات۔ بابت نقل دم۔

(۵۲) استمداد اور تصور توحید۔ مطبوعہ اہلسنت کی آواز مارہرہ شریف۔

(۵۳) امام احمد رضا اور علم کلام، غیر مطبوعہ۔

(۵۴) سوالنامہ لاؤڈ اسپیکر پر نماز کا شرعی حکم۔ شرعی کونسل بریلی شریف۔

(۵۵) سوالنامہ چلتی ٹرین وہوائی جہاز پر نماز کا حکم۔ شرعی کونسل بریلی شریف۔

(۵۶) تقدیم۔ فتاویٰ امجدیہ سوم، مطبوعہ۔ جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی۔

(۵۷) تقدیم فتاویٰ امجدیہ چہارم۔ مطبوعہ جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی۔

(۵۸) تقدیم۔ اہل قبلہ کی تکفیر۔ مطبوعہ جامعہ نوریہ شام پور، رائی گنج، بنگال۔

(۵۹) مقدمہ (حیات صدر الشریعہ) بہار شریعت قادری کتاب گھر بریلی شریف۔

(۶۰) تقدیم۔ روداد مناظرہ بنگال۔

(۶۱) تقدیم۔ مواہب ارواح القدس لکشف حکم العرس (ملک العلماء قدس سرہ)

(۶۲) تقریظ۔ چیلنج اور اس کا مقابلہ۔

(۶۳) تقریظ۔ اذان خطبہ واذان قبر کا شرعی حکم۔

(۶۴) تقریظ۔ مخدوم بہار۔

(۶۵) تقدیم رسالہ چاند کی رویت ۔ مطبوعہ عزیزی لائبریری ومضمون خواجہ مظفر حسین بعنوان ۲۸/۲۷ تاریخ کو چاند کی رویت کا مسئلہ۔ مطبوعہ ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور وماہنامہ کنزالایمان دہلی۔

(۶۶) تقریظ۔نقابت ظفر، مطبوعہ۔

(۶۷) تقدیم۔فقہ شہنشاہ وان القلوب بید المحبوب بعطاء اللہ المعروف بہ شہنشاہ کون؟ (امام احمد رضا قدس سرہ)

(۶۸) تقدیم۔نزول آیت فرقان دررد حرکت زمین وآسمان۔(امام احمد رضا قدس سرہ) مطبوعہ برطانیہ۔

تاثرات/سیاسی مضامین

(۶۹) بابری مسجد کی شہادت ایک عظیم سانحہ۔مطبوعہ روزنامہ آواز ملک وارانسی۔۱۸/دسمبر ۱۹۹۲ء

(۷۰) پیکر علم وعمل جاتا رہا۔ برائے اشاعت۔(سوانح مفتی رجب علی علیہ الرحمہ)

(۷۱) خلیجی جنگ کا مقصد حقائق کے آئینے میں۔مطبوعہ۔روزنامہ آواز ملک وارانسی۔

(۷۲) ہندوستان میں جمہوریت کی پامالی باعث تشویش ۔مطبوعہ روزنامہ آواز ملک وارانسی ۲۶/جنوری ۱۹۹۳ء

(۷۳) علماء اہلسنت کے نام ایک دردمندانہ پیغام۔

(۷۴) امام احمد رضا کی فقہی بصیرت کے تعلق سے مختصر جامع تاثر۔مطبوعہ افکار رضا ممبئی۔

(۷۵) مذہبی تعمیرات بل، سلامتی کے لئے خطرہ ۔مطبوعہ آواز ملک وارانسی ۔ ۲۵/فروری ۲۰۰۰ء۔الجامعۃ الاسلامیہ سکھٹی کے شعبہ بنات سے متعلق تاثرات ۔مطبوعہ روزنامہ اردو راشٹریہ سہارا لکھنو۔

(۷۶) دین کا ایک مخلص خادم نہ رہا۔مطبوعہ تاریخی رئیس القلم نمبر دہلی ۔روزنامہ آواز ملک وارانسی۔

(۷۷) گجرات کا فساد اور ہماری ذمہ داریاں۔مطبوعہ راشٹریہ سہارا گورگھپور، لکھنؤ، آواز ملک

وارانسی، قومی تنظیم پٹنہ۔

(۷۸) تقدیم ۔نورالہدیٰ فی ترجمۃ المجتبیٰ ،مطبوعہ ماہنامہ مظہر حق بدایوں جون ۲۰۰۳ء وماہنامہ اشرفیہ

(۷۹) تقدیم ،اجماع وقیاس کی شرعی حیثیت ،مطبوعہ۔علی پٹی نیپال۔

(۸۰) مدارس اسلامیہ کا نصاب، تعلیم اور عصری تقاضے مضمون ،مطبوعہ ماہنامہ جام نور دہلی وسہ ماہی رفاقت پٹنہ۔

(۸۱) تبصرہ ۔ برصغیر میں افتراق بین المسلمین کے اسباب۔مطبوعہ ماہنامہ اشرفیہ اپریل ۲۰۰۳ء۔

(۸۲) تبصرہ ،عقائد ونظریات ،مؤلف ،مولانا عبدالحکیم شرف قادری ، پاکستان۔

اہم تحریر

☆حاشیہ توضیح عربی (اصول فقہ)☆حاشیہ فتاویٰ امجدیہ ☆فتاوی (غیر مطبوعہ) ☆ اسباب ستہ اور ان کا دائرہ اثر ☆ حاشیہ توضیح عربی۔

سیمیناروں میں شرکت : مجلس شرعی جامعہ اشرفیہ مبارکپور کے فقہی سیمینار میں ۱۹۹۲ء سے لے کر اب تک کے تمام سیمیناروں میں شریک رہا ہوں، فقہی سیمیناروں میں میرے مقالوں کو اجلۂ علماء بڑی اہمیت کا حامل بتاتے ہیں۔اور دعاؤں سے نوازتے ہیں مجمع الفقہ الاسلامی دہلی کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے تین فقہی سیمیناروں میں سنی نمائندے کی حیثیت سے مدعو رہا ہوں۔

پہلی بار دارالعلوم ماٹلی والا بھروچ، گجرات میں، اصولی موضوع ’’ضرورت وحاجت کی تاثیر اور مشینی ذبیحہ‘‘ کے موضوع پر مقالہ لکھا اور شریک ہوا۔

دوسری بار جامعۃ الہدایہ جے پور، راجستھان میں منعقدہ سیمینار میں جہاں ’’نکاح بالشرط بیع

بالتقسیط'' جیسے موضوع پر بحثیں ہوئیں۔

تیسری بار فقہی سیمینار مسلم یونیورسیٹی علی گڑھ میں شریک ہوا جس کا بنیادی موضوع طبی اخلاقیات تھا اور اصولی موضوع ''فقہ اسلامی میں عرف وعادت کی اہمیت اور اس کے معتبر ہونے کے اصول وشرائط'' تھا۔ ان موضوعات سے متعلق جمع شدہ مقالوں کے ایک خاص محور (مرض الموت کی تعریف وتحقیق) پر تلخیص اور اپنی تحقیقی رائے کے اظہار کی مجھ سے فرمائش کی گئی تھی مقالوں کی اس تلخیص اور میری رائے کو شرکائے سیمینار نے بہت پسند کیا اور میری رائے جو اکثر لوگوں سے مختلف تھی، کی تائید کی۔ خصوصا دمشق سے آئے ہوئے عالم وفقیہہ علامہ وھبہ زہیلی حنفی مصنف ''الفقہ الاسلامی واُدلتہ'' نے میری رائے کی بھرپور تائید کی اور ملاقات کے درمیان عربی زبان میں تحسین وتبریک کے کلمات کہے۔ یہ سنی عالم دین ہیں اور فقہ اور اصول فقہ میں گہری نظر رکھتے ہیں۔ ان تینوں سیمیناروں میں زیر بحث مسائل کے آخری حل کیلئے اہم اور بالغ نظر مندوبین کی جو خصوصی ٹیم بنائی گئی اس میں مجھے ضرور شامل رکھا۔ علی گڑھ میں آخری فیصلے کے لئے جب خصوصی ٹیم بنائی گئی تھی اس میں کینسر، ایڈز جیسے مہلک امراض کے مرض مزمن اور مرض الموت ہونے پر سیر حاصل گفتگو ہوئی۔ مجھ سے گفتگو کرنے والوں میں شعبۂ طبیات کے صدر جناب اشرف صاحب تھے۔ کیونکہ میں نے فقہی جزئیات کے علاوہ ڈاکٹری کتابوں کا بھی خاطر خواہ مطالعہ کرلیا تھا۔ اس لئے اشرف صاحب نے میری بحث وگفتگو کو خوب سراہا۔ میرے تحقیقی مقالوں اور فقہی بحثوں سے اغیار بھی بہت متاثر ہوئے۔

مجلس شرعی کے فیصل بورڈ کی اکتوبر ۲۰۰۱ء میں جو نشست مرکزی دارالافتاء بریلی شریف میں ہوئی۔ اس میں چند مخصوص حضرات کے ساتھ میں بھی شریک رہا فیصل بورڈ میں شرکت کی دعوت فیصل بورڈ کے رکن استاذی الکریم محدث کبیر علامہ مفتی ضیاء المصطفیٰ قادری نے دی تھی۔ تین دن تک فیصل بورڈ کی مجلس مذاکرات جاری رہی، طعام وقیام کا انتظام حضرت علامہ اختر رضا خاں صاحب ازہری مدظلہ العالی نے کیا تھا۔ نشست کے اختتام پر ازہری میاں صاحب نے پانچ سو روپیئے بھی عنایت فرمائے تھے۔ اس سیمینار میں انسانی خون کی منتقلی اور دیہات میں نماز جمعہ متعلق مسائل زیر بحث تھے۔

مدرسہ فیضان الرسول رتچھا بریلی شریف کے زیر اہتمام غیر مقلدین کے تصوف مخالف سیمینار و کانفرنس کے جواب میں تصوف کے ہی موضوع پر سیمینار اور کانفرنس منعقد ہوئی، جس میں مقالے کیساتھ میں بھی مدعو کیا گیا تھا۔ غیر مقلدین نے اپنے سیمینار کا جو مطبوعہ خطبۂ استقبالیہ پیش کیا تھا اور جس میں اسلامی تصوف پر اوچھے حملے کئے گئے تھے۔ اور اسے تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے تصوف کو رہبانیت قرار دینے کی کوشش کی گئی تھی۔ جوابی سیمینار کے لئے اہل سیمینار نے مجھ سے اسی خطبۂ استقبالیہ کے رد و ابطال کی فرمائش کی تھی۔ غیر مقلدین کی اس ہرزا سرائی کے جواب میں میں نے فل اسکیپ سائز کے پچیس صفحات پر مشتمل اس خطبۂ استقبالیہ کا شدید رد لکھا۔ اور یہ ثابت کیا کہ اسلامی تصوف رہبانیت نہیں۔ بلکہ قرآن و سنت کے مطابق ہے۔ جس کی اساس و بنیاد کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ دونوں ہیں۔ تصوف کی حقیقت، خلوص وللّٰہیت کے ساتھ شریعت پر عمل کرنا ہے دین کا علم اور اس پر عمل تصوف کے بنیادی جز ہیں۔ تصوف کی کڑی اصحاب صفہ سے جا کر ملتی ہے۔ ہاں اگر متصوفین نے اپنے غیر شرعی طرز عمل کو تصوف کا نام دیا ہے تو یہ انکی غلطی ہے اور علامہ اقبال نے اسی قسم کے متصوفانہ ادھیڑ بن پر تنقید کی ہے۔

خانقاہ قادریہ بدایوں کے زیر اہتمام منعقدہ تاج الفحول سیمینار میں فقیر مدعو تھا۔ مگر ٹرین کی غیر معمولی تاخیر کیوجہ سے وقت پر پہونچ نہ سکا۔ البتہ میرا مقالہ "حضرت تاج الفحول کی زندگی کے چند گوشے" سیمینار میں پیش کیا گیا جسے اہل علم نے پسند فرمایا۔ ادارہ افکار حق بائسی کے زیر اہتمام منعقدہ تذکرۂ اسلاف سیمینار میں مدعو کیا گیا۔ اس سیمینار کے بانیوں میں میں خود بھی تھا، مجھے محدث اعظم ہند کے علمی و فکری کارناموں پر مقالہ لکھنے کی ذمہ داری ڈالی گئی تھی۔ اہل علم نے یہ مقالہ بہت پسند کیا۔ اس مقالے کے پہلے جزء میں محدث اعظم کی مناظرانہ مہارت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ جس کا بنیادی ماُخذ گھوسی ضلع مئو میں علم غیب مصطفیٰ ﷺ کے موضوع پر مولوی عبد الرحیم کا کوروی دیوبندی اور محدث صاحب کے درمیان ہونے والے مناظرہ کی روئداد ہے۔ جو چھپ کر منظر عام پر آئی تھی۔ الجامعۃ الاشرفیہ سکھٹی مبارکپور کے زیر اہتمام معاشرہ میں پھیلی ہوئی برائیوں کے خاتمے کے لئے سیمینار منعقد ہوا۔ جس میں مقالہ کے ساتھ شرکت کی مجھے دعوت دی گئی۔ میں نے اپنے مقالہ میں اصلاح معاشرہ کے چند بنیادی اصول پیش کئے۔ جس میں معاشرہ میں

پھیلی ہوئی خرابیوں کے اسباب ان کے سد باب اور صالح اسلامی معاشرہ کی تدبیریں پیش کیں اور اصلاح معاشرہ کمیٹی کو مایوس ہونے کے بجائے عملی پیش قدمی کرنے کا مشورہ دیا۔

نہ ہو ماحول سے مایوس، دنیا خود بنا اپنی
نئی کشتی، نئی آندھی، نئے طوفان پیدا کر

یہ مقالہ اسی ادارے سے نکلنے والے رسالہ سہ ماہی احساسات کے اصلاح معاشرہ نمبر میں شائع ہو چکا ہے۔ حضرت صدر الشریعہ علامہ امجد علی علیہ الرحمہ کے پچاسویں عرس زریں (گولڈن جبلی) کے موقع پر حضور محدث کبیر مدظلہ العالی کے حکم پر میں نے سیمینار منعقد کرایا ارباب علم و دانش اور اصحاب قلم سے حضرت صدر الشریعہ کی حیات وخدمات پر مقالے لکھوائے جو صدر الشریعہ حیات وخدمات کے نام سے شائع ہو چکے ہیں اس مجموعہ مقالات کی ترتیب وتہذیب کا کام بھی میں نے خود کیا اگر چہ یہ کسی اور کے نام سے شائع کیا گیا۔ اور اس موقع سے میں نے تمام اہل قلم کی آسانی اور معلومات کیلئے ۱۳۰ صفحات پر مشتمل مختصر سوانح صدر الشریعہ قلمبند کیا جو جامعہ امجدیہ کے زیر اہتمام شائع ہوا۔ فتاوی امجدیہ کی چوتھی جلد بھی میری تعلیق وتحشیہ کے ساتھ اسی موقع پر منظر عام پر لائی گئی۔ خطبۂ استقبالیہ بھی طبع کرا کے سب کی خدمت میں پیش کیا۔ قضاء سے متعلق جامعہ قادریہ دودھی، ضلع سون بھدر کے سیمینار میں طویل مقالہ کے ساتھ شرکت کی۔ یہ سیمینار استاذی حضرت علامہ محمد نصیر الدین صاحب قبلہ استاذ جامعہ اشرفیہ مبارکپور کی سرپرستی میں منعقد ہوا تھا۔ فقہی سیمینار بورڈ دہلی کے سبھی پانچ سیمیناروں میں شریک رہا ہوں جس میں کھولتے پانی میں ڈالی ہوئی مذبوح مرغی کا حکم، بم سے ماری گئی مچھلیوں کا حکم، اعضاء کی پیوندکاری، علاج کیلئے انسانی خون کا استعمال، مسلم ہوٹل کے نام سے معروف ہوٹلوں میں گوشت کھانے کا حکم، اسکول میں کفری ترانہ پڑھنا، قانونی یا شرعی مجبوری کی صورتوں میں فوٹو کھینچوانا، روزہ میں انجکشن لگوانا، انکم ٹکس کے ضرر سے بچنے کے لئے بینک سے قرض لینا، واشنگ مشین سے کپڑوں کی تطہیر، ٹیلی فون اور انٹرنیٹ پر نکاح، حالت احرام میں خوشبو آمیز مشروبات پینے کا حکم، ٹیسٹ ٹیوب بے بی کا حکم، طویل المیعاد قرضوں کے احکام، غیر مسلم ممالک میں قرض لیکر مکان کی خریداری، دوملکوں کی کرنسیوں کے تبادلہ وحوالہ وڈرافٹ کے احکام، زکوۃ وصدقات واجبہ کی غیر ملکی کرنسی کا زر مبادلہ

بذریعہ ڈرافٹ یا حوالہ بھیجنے کا حکم، یوروکینیز انجکشن کا حکم، روزہ میں گل، کا استعمال، صاحب زمین پر صدقۂ فطر وقربانی کا وجوب، برطانیہ وغیرہ کے بعض ایام میں عشاء، وسحری سے متعلق حکم، ضبط تولید کا حکم، کاریگروں سے فرمائش گر کے سامان تیار کرانے کا معاہدہ، پرنٹنگ ایجنسی، ٹھیکے پر بلڈنگوں کی تعمیر کا مسئلہ۔ ان تمام موضوعات پر چھوٹے بڑے مقالات وفتاوی تحریر کر چکا ہوں شرعی کونسل بریلی شریف کے پہلے فقہی سیمینار میں مقالات کیساتھ شریک ہوا جس میں چلتی ریل پر نماز، نماز میں لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کا حکم۔ اور تراویح میں اجرت جیسے موضوعات شامل تھے۔

سیاست

بابری مسجد کی شہادت کے بعد حکومت کے اعلی عہدیداران کو اپنے غم وغصہ سے آگاہ کرنے کی غرض سے گھوسی میں کئی مجلسیں ہوئیں۔ جن میں عمائدین شہر نے شرکت کی۔ میں نے بھی بابری مسجد کے تاریخی پس منظر کے ساتھ اس کی شہادت پر پرزور انداز میں اپنے شدید رنج وغم کا اظہار کیا۔ اور بتایا کہ مسجد جہاں بن گئی تحت الثری سے لے کر اوپر کی پوری فضا مسجد ہوتی ہے۔ اس لئے اس کی تبدیلی کا کوئی جواز نہیں۔ حکومت سے مطالبہ ہے کہ وہ نہ صرف ہندوستان بلکہ پورے عالم اسلام کے مسلمانوں کے مذہبی جذبات اور مسلم لاء کا احترام کرے۔ اور مسجد کو دوبارہ اسی جگہ تعمیر کرے۔ اس سلسلے میں روزنامہ آواز ملک وارانسی ۱۸ر دسمبر ۱۹۹۲ء اور ہندی اخبار میں میرا بیان بھی شائع ہوا۔ جس کا عنوان تھا ''بابری مسجد کی شہادت ایک عظیم سانحہ'' اس واقعہ سے متاثر ہو کر ۲۶ر جنوری ۱۹۹۳ء کو روزنامہ آواز ملک میں میں نے ایک مضمون بھی شائع کروایا جس کا عنوان تھا ''ہندوستان میں جمہوریت کی پامالی باعث تشویش''۔

خلیجی جنگ کے موقع پر جب عراق پر امریکہ کی غیر انسانی حرکت شروع ہوئی اور بمباری سے وہاں کے عام شہری مارے جانے لگے تو میں نے اخبار میں ایک مضمون شائع کرایا۔ جس کا عنوان تھا ''خلیجی جنگ کا مقصد حقائق کے آئینے میں'' جس میں امریکہ کی غلط پالیسی پر روشنی ڈالی گئی تھی۔

احمد آباد گجرات کے حالیہ مسلم کش فساد کے موقعہ پر ریاستی ومرکزی حکومت کی کھلی جانبداری اور تعصب وتنگ نظری نیز مسلم قائدین اور عوام سے کچھ خاص گذارشات پر مشتمل ایک کھلا ہوا اور جامع مضمون تحریر کیا جس کا عنوان تھا ''گجرات کا فساد اور ہماری ذمہ داریاں'' یہ مضمون اردو

رروز نامہ راشٹریہ سہارا لکھنؤ، دہلی گورکھپور نے ۱۲ر مئی ۲۰۰۲ء کو اور روز نامہ آواز ملک وارانسی نے ۵ر مئی ۲۰۰۲ء کو شائع کیا۔ اس مضمون کو ارباب فکر ونظر اور اہل سیاست نے بڑا پسند کیا۔ اچھی سیاست مجھے پسند ہے اور گندی سیاست سے نفرت، اور جس سیاست میں دینی پہلو نہ ہو اس سے گریز کرتا ہوں۔ کیونکہ

جدا ہو دین سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

جلسوں اور کانفرنسوں میں شرکت

بچپنے میں میں نے علاقائی دو کانفرنسوں میں شرکت کی تھی۔ ایک بلیہار پور ضلع کٹیہار دوسری کانفرنس مدرسہ اسلامیہ اعظم نگر ضلع کٹیہار، ثانی الذکر کانفرنس میں میری رٹی رٹائی تقریر بھی ہوئی تھی۔ میں اس وقت پارۂ عم پڑھتا تھا۔ اسٹیج پر موجود علماء نے بطور انعام روپیے بھی دیئے تھے کیونکہ عموماً اس زمانے میں اتنی چھوٹی عمر کے بچے تقریر نہیں کرتے تھے۔ پڑھنے کے زمانے میں بنگال کے کئی چھوٹے بڑے جلسے اور کانفرنسوں میں شریک ہوا کسی جلسے میں تقریر اور کسی جلسے میں ترنم کے ساتھ نعت پڑھی۔ فراغت کے چند سال بعد جب میں نے اپنے علاقہ سالماری، بارسوئی، کروم، چوکی ہاٹ میں شرعی کمیٹی قائم کی۔ تو سالماری میں ۱۹۹۷ء کو ''شرعی کانفرنس'' منعقد کی جو بحمدہ تعالیٰ کامیاب رہی اس میں میں نے خطبۂ استقبالیہ اور شرعی کمیٹی کا تحریری تعارف پیش کیا۔ بدایوں کی تاج الفحول کانفرنس جو ایک منفرد اور عظیم کانفرنس تھی جس میں ہندوستان کے علاوہ لبنان، لیبیا، مصر، عراق کے علماء ومشائخ نے بھی شرکت فرمائی تھی۔ میں مقرر کی حیثیت سے مدعو تھا۔ اور تاج الفحول علیہ الرحمہ کی شخصیت پر نصف گھنٹے سے زائد میری تقریر ہوئی۔

مناظروں میں شرکت

مناظرے کے نام پر تین پروگرام میں شرکت ہوئی۔ اتفاق سے یہ تینوں بنگال کے پروگرامات تھے۔ مگر مناظرہ جس میں ہوا۔ وہ صرف ایک پروگرام ہے جس میں میں معاون مناظر کی حیثیت سے شریک رہا۔ یہ مناظرہ سنی دیوبندی اختلافات سے متعلق تھا۔ سنیوں کے مناظر مفتی مطیع الرحمٰن صاحب رضوی تھے۔ جب کہ دیوبندیوں کے مناظر مولوی طاہر حسین گیاوی

تھے۔اس میں دیوبندیوں کوشکشت فاش ہوئی۔مناظرہ کی تفصیلی روداد میری مرتب کردہ ہے۔جو میرے مقدمہ کے ساتھ شائع ہوچکی ہے اور باقی دو مناظروں میں علماء اہلسنت تو پہونچے مگر دیوبندی مولویوں کے راہ فرار اختیار کرنے کی وجہ سے مناظرہ نہ ہوا۔ابھی حال میں ۸ر مئی ۲۰۰۵ء کوایک عظیم مناظرہ ملک پورہاٹ ضلع کٹیہار بہار میں ہوا۔جس میں صدر مناظرہ محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری مدظلہ العالی اور مناظر مفتی مطیع الرحمٰن صاحب قبلہ تھے۔اور میں معاون مناظر تھااس میں دیوبندیوں کوشکست فاش ہوئی۔مناظرہ تحذیرالناس کی کفری عبارت پر ہوا۔

وعظ وخطابت

وقتا فوقتا وعظ وخطابت کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔خطابت کا بنیادی عنصر ’’مسلک اہلسنت وجماعت کی ترویج واشاعت‘‘ ’’وہابیہ ودیابنہ وروافض وغیر مقلدین کے رد میں متعدد تقریریں ہوئی ہیں۔گھوسی میں مشہور دیوبندی مولوی طاہر حسین گیاوی کے جواب میں کئی بار کامیاب تقریریں ہوئیں۔محمد آباد گوہنہ میں دیوبندی مولوی عبدالمالک بھوجپوری کے جواب میں تقریبا دو گھنٹے مدلل تقریر ہوئی۔میرے انعامی چیلنج کے باوجود کوئی دیوبندی جواب کے لئے سامنے نہ آسکا۔اعظم نگر ضلع کٹیہار میں دیوبندیوں کے رد میں اور سنی دیوبندی اختلافات پر مدلل ومفصل تقریر ہوئی۔جس سے دیوبندی کہلانے والے عوام دیوبندی مولویوں کو برا کہنے لگے۔چھوٹے بڑے جلسے میں آج بھی شرکت ہوتی ہے۔مگر بہت کم۔بحمدہ تعالیٰ میں نے تقریر کو بھی حصول زر کا ذریعہ نہیں بنایا۔چنانچہ گھوسی اور گردونواح میں بارہویں شریف،گیارہویں شریف،رجبی شریف ،محرم شریف کے مواقع میں محفلیں منعقد ہوتی ہیں۔ان میں مدعو کیا جاتا ہوں اور عموما بغیر نذرانہ بحیثیت مقرر شرکت کرتا ہوں۔

شعروسخن

شعروسخن سے بھی مجھے دلچسپی ہے مگر پڑھنے کی حد تک زیادہ اور کہنے کی حد تک کم۔عرس صدر الشریعہ کے ’’منقبتی مشاعرے‘‘ میں شریک رہا ہوں۔ایک بار مصرع طرح پر لمبی منقبت بھی کہی ہے۔جس کا مطلع یہ ہے۔

قصۂ غم میں سناؤں کس کو ؟
دل کے حالات بتاؤں کس کو ؟
روح کا زخم دیکھاؤں کس کو ؟
چارہ گر اپنا بناؤں کس کو ؟

وارفتگی شوق میں کبھی نعتیہ اشعار کہہ لیتا ہوں تازہ نعت کا ایک شعر یہ ہے۔

عظمت وشوکت ورفعت تو ہے نبیوں کے لئے
ہیں مگر ان میں بھی ذیشان رسول عربی

غزل کی طرف بھی میلان ہے بچپنے میں آواز اچھی تھی ۔میلاد وجلسوں میں نعتیں پڑھتا تھا۔اب نہیں کے برابر، مگر عموماً تنہائی میں یا احباب وعزیزوں کے اصرار پر نعت پاک ترنم سے پڑھ لیتا ہوں۔

اداروں کی رکنیت

''مجلس شرعی'' جامعہ اشرفیہ مبارکپور کا رکن ہوں، شرعی کونسل بریلی شریف کا رکن۔

''شرعی کمیٹی'' (برائے رویت ہلال لائبریری وغیرہ) کی بنیاد میں نے ڈالی جو ہمارے ہی علاقہ سالماری کٹیہار میں واقع ہے۔علاقہ کے عوام وخواص نے اس کمیٹی کا مجھے صدر بنایا ہے۔

جامعہ نوریہ شاہپور، رائی گنج بنگال میں کوئی دس بگھے زمین پر جو مدرسہ قائم ہے۔شاہپور کے مناظرہ کے بعد حضرت مفتی مطیع الرحمٰن صاحب اور میں نے اس کی بنیاد ڈالی ۔کاغذات میں مجھے مہتمم بھی لکھا جاتا ہے۔

''اشرف لائبریری'' مدرسہ نظامیہ اشرفیہ اظہار العلوم سوناپور کا زمانۂ طالب علمی میں صدر رہا۔

اشاعتی ادارہ ''افکار حق'' بائسی پورنیہ، کا رکن ہوں عزیزی لائبریری جنتا ہاٹ بائسی پورنیہ میرے مشورے سے وجود میں آئی اور اس کی سرپرستی بھی کر رہا ہوں۔

جامعہ زبیدۃ البنات سالماری کٹیہار کا بانی ومتولی وصدر ہوں۔

رسالوں کی مشاورتی مجلس کی رکنیت

ماہنامہ مظہر حق بدایوں، ناشر مدرسہ قادریہ بدایوں، یوپی۔

''الامجد میگزین'' شمارہ اول ودوم مطبوعہ جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی۔

''ضیاء الحبیب'' دھام نگر اڑیسہ

''تجلیات رضا'' جامعہ نوریہ بریلی شریف۔

''سہ ماہی امجدیہ'' جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی۔

اکابرین سے تعلقات وتأثرات

میں نے جب شعور کی آنکھ کھولی۔ تو صف اول کے اکابرین یا تو اس دار فانی سے دار بقا کی طرف کوچ کر چکے تھے یا وہ اپنی دنیاوی زندگی کے آخری لمحات گذار رہے تھے۔ جن بزرگوں نے بلاواسطہ امام احمد رضا قدس سرہ سے اکتساب فرمایا تھا وہ بہت پہلے اس دار فانی سے کوچ کر چکے تھے۔ صرف بالواسطہ فیض اٹھانے والوں کا دور مجھے ملا۔ جن میں بعض کے آخری دور ملے۔ حضور مجاہد ملت علامہ حبیب الرحمٰن قدس سرہ سے بچپن میں ملاقات ہوئی تھی والد گرامی حضرت علامہ شہاب الدین صاحب کو حضور مجاہد ملت سے بے پناہ قرب تھا عرس مخدوم اشرف سمنانی میں وہ تشریف لائے تھے۔ میں والد گرامی کیساتھ گیا تھا۔ سلام ومصافحہ ہوا۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا کہ جو کوئی بھی غیر فاسق آدمی حضور کی دست بوسی کرتا۔ حضرت بھی اس کی دست بوسی فرماتے۔

حضرت علامہ غلام محمد یٰسین علیہ الرحمہ رشیدی خانقاہ رشیدیہ جون پور شریف، حضرت سرکار کلاں سید مختار اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہ کی زیارت وملاقات کا شرف حاصل رہا۔ خانقاہ برکاتیہ کے موجودہ جانشین حضرت امین ملت امین میاں قادری مدظلہ العالی خانقاہ رضویہ کے موجودہ جانشین مفتی اعظم حضرت علامہ اختر رضا ازہری مدظلہ العالی اور خانقاہ قادریہ بدایوں کے صاحب سجادہ دامت برکاتہم العالیہ سے اچھے تعلقات ہیں۔ اور ان سب کی دعاؤں کا میں محتاج

ہوں۔ جن علماء نے صف دوم کے اکابرین سے کم و زیادہ فیض اٹھایا اور ان سے مجھے علمی فیضان ملا۔ ان کے نام یہ ہیں۔

☆ شارح بخاری علامہ مفتی محمد شریف الحق صاحب قبلہ علیہ الرحمہ مبارکپور۔

☆ بحر العلوم مفتی عبد المنان صاحب قبلہ مبارکپور۔

☆ محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب قادری بانی جامعہ امجدیہ رضویہ، گھوسی۔

☆ فقیہہ عصر علامہ مفتی محمد عبید الرحمٰن صاحب سجادہ نشین خانقاہ رشیدیہ جونپور۔

☆ حضرت مفتی مطیع الرحمٰن صاحب رضوی جامعہ رضویہ پٹنہ۔

☆ حضرت علامہ عبد الشکور صاحب جامعہ اشرفیہ مبارکپور۔

☆ حضرت علامہ نصیر الدین صاحب جامعہ اشرفیہ مبارکپور۔

☆ حضرت علامہ محمد احمد مصباحی صاحب جامعہ اشرفیہ مبارکپور۔

☆ حضرت علامہ خواجہ مظفر حسین صاحب۔

☆ **والد گرامی قدر حضرت علامہ شہاب الدین صاحب۔**

ان حضرات کے علاوہ بھی کئی شخصیتیں ہیں، طوالت کے خوف سے انہیں اسماء پر اکتفاء کرتا ہوں۔

میں ان تمام بزرگوں سے متاثر ہوں کہ جن کی نشستوں میں علمی مباحث ہوا کرتے ہیں۔ اکابرین کے تاثرات میرے لئے سرمایۂ افتخار ہیں۔ اور ان کے قیمتی تاثرات کو میں اپنے لئے دعائیہ کلمات سمجھتا ہوں۔ زبانی و تقریری تأثرات تو بہت ہیں۔ تحریری تأثرات بھی تقاریظ و نجی خطوط میں موجود ہیں۔

سیاست اور حالات حاضرہ

سیاست اور حالات حاضرہ سے دلچسپی لیتا ہوں مگر دائرے میں رہ کر جس میں سیاسی موضوعات پر لکھے ہوئے مضامین کا مطالعہ اور ریڈیو سے نشر ہونے والی بعض اہم خبریں۔ اور کبھی

کبھار خود لکھ کر اخباروں میں شائع کراتا بھی ہوں۔ ہندوستان کی آزادی کے موقعہ پر جب آزادی کا جھنڈا نصب کیا جاتا ہے۔تو میں بھی کبھی انگریزوں کے دور کی سیاست اور ظلم و بربریت اور اپنے علمائے اہل سنت کا ان کے خلاف علم جہاد بلند کرنا اور زرخرید مولویوں کی انگریز نوازی پر مختصر اور جامع تقریر کرتا ہوں جو لوگوں کو پسند آتی ہے۔فی الحال سنی مسلم قیادت کے لئے ایک آل انڈیا سیاسی تنظیم کی تشکیل کے حق میں ہوں۔

حج وزیارت

عزم ہے، تمنا ہے، حوصلہ ہے۔مگر ابھی حج وزیارت نصیب نہیں ہوئی۔ دعاء ہے کہ مولیٰ تعالیٰ نصیب فرمائے۔حج بھی ہو اور زیارت روضۂ اطہر ﷺ سے آنکھوں کو جلا بخشوں اور ان صحابۂ کرام کے مزارات پہ فاتحہ پڑھوں جنہوں نے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر کے شجر اسلام کی آبیاری کی۔

اسفار (مزارات پہ حاضری)

غیر ملکی سفر تو ابھی تک نہیں ہوا ہے۔البتہ اندرون ملک متعدد مقامات کا سفر ہو چکا ہے۔

(۱)ایٹر واڑ شریف : تامل ناڈو برائے فاتحہ مزار پر انوار حضرت سید ابراہیم شہید رحمۃ اللہ علیہ جو تامل ناڈو کے ضلع مدورائی میں واقع ہے۔جس صوبہ کی سرحد کیرلا سے ملتی ہے۔جس سفر کے محرک ضلع مدورائی کے رہنے والے میرے درسی ساتھی مولانا محمد لقمان مصباحی زید مجدہ تھے۔میرے شریک سفر محبّ گرامی مولانا صدر الوریٰ صاحب تھے۔مدورائی کے مولوی سرور عالم صاحب متعلم شمس العلوم گھوسی ہم لوگوں کے راہنما تھے۔وہاں تقریباً ایک ہفتہ قیام رہا سب سے زیادہ لطف ایٹر واڑ شریف میں آیا جہاں دو شب قیام تھا۔یہ مقام سمندر کے کنارے واقع ہے۔ جہاں زائرین بکثرت آتے ہیں۔خصوصاً آسیب زدہ تو بہت آتے ہیں رات کو مزار شریف اور ارد گرد کا منظر بڑا دلفریب ہوتا ہے وہاں کے قبرستان میں سو سے زائد شہیدوں کے مزارات ہیں جہاں ہم لوگوں نے فاتحہ پڑھی تھی۔حضرت سید ابراہیم شہید رحمۃ اللہ علیہ یہ خواجہ خواجگان خواجہ معین الدین چشتی اجمیری قدس سرہ کے ہم عصر اور جلیل القدر بزرگ ہیں۔اس علاقے میں دشواری

وہاں کی زبان کو سمجھنے میں تھی۔ ایک دو آدمی کے علاوہ کوئی اردو داں ملا ہی نہیں۔ ترجمانی کا کام مولوی سرور عالم اور مولانا لقمان انجام دیتے تھے۔ حضرت کے حالات پر مشتمل عربی زبان میں ایک مختصر سوانح بھی میں نے خریدی تھی۔

(۲) اجمیر شریف: دربار خواجہ میں حاضری کا عزم وارادہ سن شعور ہی سے تھا۔ اس کی تکمیل کا موقعہ اس وقت نصیب ہوا جب میں سنی نمائندے کی حیثیت سے جامعۃ الہدایہ، جے پور، راجستھان میں منعقد ایک فقہی سیمینار میں شریک ہوا۔ یہ غالباً ۱۹۹۷ء کی بات ہے۔ دراصل اس سیمینار میں شرکت کا اصل مقصد بارگاہ خواجہ خواجگان میں حاضری تھی۔ پہونچتے ہی پہلے اجمیر شریف گئے۔ عرس کا موقع نہ تھا اس لئے بارگاہ خواجہ میں بڑے اطمینان سے حاضری کا موقعہ ملا۔ فاتحہ پڑھی ان کو وسیلہ بنا کر جو دعائیں مانگنی تھی میں نے مانگی وہاں کے قابل احترام آثار کی زیارت کی۔ ڈھائی دن کا جھونپڑا دیکھا اور انا ساگر، پھر چند گھنٹوں میں جے پور واپس ہوا پھر وہاں سے گھوسی آیا۔ قربانی کے بعد اسی سال ۱۴۲۶ھ میں فقہی سیمینار بورڈ دہلی نے پانچواں فقہی سیمینار اجمیر شریف ہی میں منعقد کیا تھا۔ تین روز وہاں حضرت سید مہدی میاں صاحب قبلہ کے گھر قیام وطعام رہا اور بارگاہ خواجہ میں بار بار حاضری کا شرف ملا۔

(۳) دہلی: جے پور جاتے ہوئے پہلے ہم دہلی گئے۔ وہاں حضرت نظام الدین اولیاء قدس سرہ کے مزار مقدس پر حاضری دی۔ گجرات کی واپسی پر بھی حضرت قدس سرہ کے مزار پر حاضری کا شرف حاصل ہوا تھا۔ اس طرح دو بار آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔

(۴) چنار شریف: ضلع مرزا پور یوپی میں دو عظیم مستند بزرگ لیٹے ہوئے ہیں۔ جو اس علاقے کے باطنی بادشاہ ہیں، حضرت سید خلیق عالم صاحب حبیبی (جنہیں میں پہلے جانتا نہ تھا) وہیں کے رہنے والے ہیں۔ اور اسی خانوادے سے ان کا تعلق ہے۔ وہ اپنے مکان پر عرس کی تقریبات منعقد کراتے تھے۔ ایک بار بذریعۂ ڈاک ان کا دعوت نامہ آیا۔ میں نے پڑھکر خوشی محسوس کی کہ وہاں سے میرا بلاوا آیا ہے۔ مقررہ تاریخ پر میں حاضر ہوا۔ دیگر علماء کرام بھی تشریف لائے تھے۔ قل شریف کی محفل میں میری تقریر بھی ہوئی اس طرح مسلسل تین سال تک میں نے وہاں حاضری دی۔ حال ہی میں معلوم ہوا کہ سید صاحب علیہ الرحمہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ انشاء اللہ المولی تعالیٰ پھر حاضری نصیب ہو گی۔

(۵) کلکتہ: کلکتہ میں چند بزرگوں کے مزارات ہیں۔جن کی بارگاہ میں حاضر ہو کر میں نے فاتحہ پڑھی ہے۔

(٦) جونپور شریف: شیراز ہند جونپور شریف حضرت عبدالرشید دیوان جی قدس سرہ صاحب مناظرۂ رشیدیہ کے عرس مبارک میں کئی بار حاضری ہوئی ہے۔بعض دیگر بزرگوں کے اعراس میں بھی شریک رہاہوں رشید آباد میں مدفون بزرگان دین کی بارگاہوں میں بھی حاضر ہو چکا ہوں۔ایک بار حضرت علامہ مفتی عبید الرحمٰن صاحب قبلہ سجادہ نشین خانقاہ رشیدیہ اور دیگر حضرات کے ساتھ وہاں کے قرب وجوار کے بزرگوں کے مزارات پر حاضری نصیب ہوئی۔جن میں آفتاب ہند چراغ ہند قدست اسراہم کے مزارات مبارکہ میں خصوصیت سے حاضری ہوئی ہے۔ایک بار رمضان المبارک شریف میں ایک اہم کام سے جونپور شریف جانا ہوا۔جس کی مختصر روداد یہ ہے کہ ۵/رمضان المبارک ۱۴۲۲ھ مطابق ۲۱/نومبر ۲۰۰۱ء کو جامعہ اشرفیہ مبارکپور سے حضرت علامہ محمد احمد مصباحی اور حضرت مولانا عبدالمبین صاحب نعمانی اور یہ حقیر آل مصطفیٰ مصباحی تینوں خانقاہ رشیدیہ جونپور شریف پہونچے۔اس سفر کا بنیادی مقصد ان درسی کتابوں کی تلاش تھی جن پر علماء اہلسنت کے حواشی ہیں۔تاکہ انہیں مجلس برکات جامعہ اشرفیہ مبارکپور سے شائع کیا جائے۔چنانچہ ہم لوگوں نے خانقاہ رشیدیہ کے قدیم کتب خانے میں کتابیں تلاش کیں۔خانقاہ کے سجادہ نشیں حضرت علامہ مفتی عبید الرحمٰن صاحب رشیدی اپنی خانقاہ میں ہی تھے۔اس لئے کتابوں کی تلاش میں آسانی ہوئی۔الغرض مشکوٰۃ شریف کا ایک قدیم نسخہ ملا جس سے پتہ چلا کہ موجودہ نسخہ والا حاشیہ دیوبندی کا نہیں۔بلکہ علامہ محمد بن بارک اللہ پنجابی کا ہے۔کافیہ کے قدیم نسخے سے پتا چلا کہ موجودہ عربی حاشیہ ملا معشوق علی جونپوری کا ہے۔اور مختصر المعانی کا حاشیہ، حاشیہ البنانی بھی یہیں خانقاہ کے کتب خانے سے دستیاب ہوا۔ہم لوگ کتابوں کی تلاش میں مدرسہ حنفیہ جونپور بھی گئے۔مگر مولانا حسام الدین صاحب ابن قاضی صاحب علیہ الرحمہ سے معلوم ہوا کہ قدیم تمام کتابیں دست برد زمانہ سے ختم ہو چکی ہیں۔ہم لوگوں نے عصر کے بعد فاتحہ کے لئے رشیدیہ آباد جا کر حضرت دیوان جی قدس سرہ اور دیگر بزرگان دین کے مزارات پر حاضری دی۔وہاں سے جیل خانہ سے قریب واقع قبرستان بھی گئے۔جہاں حضرت مینائے دل کے مزار مقدس اور شمس

العلماء کے مزار پر حاضری دی اور فاتحہ پڑھی۔ پھر دوسرے دن ہم لوگوں کی مبارکپور واپسی ہوئی۔

(۷) سعد اللہ پور : یہ ضلع مالدہ بنگال سے جانب جنوب کوئی ۱۵ ر کیلومیٹر دوری پر واقع ہے۔ دور تک آبادی کا نام نہیں۔ یہاں حضرت علاء الحق پنڈوی قدس سرہ کے پیر و مرشد سراج السالکین حضرت سراج الدین اخی قدس سرہ العزیز آرام فرما ہیں۔ ایک بار عرس کے موقع پر اور کئی بار غیر عرس کے موقع سے حاضری کا شرف حاصل ہوا ہے۔

(۸) پنڈوا شریف : یہ ضلع مالدہ بنگال سے جانب شمال واقع ہے۔ جہاں سلطان التارکین حضرت مخدوم اشرف جہانگیر کچھوچھ شریف قدس سرہ کے پیر و مرشد حضرت علاء الحق پنڈوی قدس سرہ کا مزار مبارک ہے۔ جو پورے علاقہ کے راجہ ہیں کھلی آنکھوں سے محسوس ہوتا ہے کہ حکومت انہیں کی ہے۔ یہاں بھی عرس و غیر عرس میں کئی بار حاضر ہو کر شرف نیاز حاصل کر چکا ہوں۔ مزار شریف کے قریب سید مجتبی اشرف صاحب اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ نے ایک بڑا ادارہ بھی قائم کیا ہے۔ ایک بار کی حاضری میں اس ادارہ میں مجھے استقبالیہ بھی دیا گیا۔ محب مکرم مولانا کمال الدین مصباحی نے طلبہ سے خطاب و نصیحت کی فرمائش بھی کی۔

(۹) کچھوچھہ شریف: سلطان التارکین حضرت سید مخدوم اشرف جہانگیر قدس سرہ کا مزار مبارک ہے عرس و غیر عرس میں متعدد بار حاضری ہو چکی ہے۔ اور وہاں جا کر اپنے خالی دامن کو پھیلانے کا موقع نصیب ہو چکا ہے۔

(۱۰) بریلی شریف: مجدد اعظم امام احمد رضا قدس سرہ کی آرام گاہ ہے۔ جنہوں نے دین کے اصول و فروع کو اپنے قلم کے ذریعے پوری دنیا میں پھیلایا۔ یہاں بھی عرس و غیر عرس کے موقع پر کئی بار حاضری کا شرف حاصل ہو چکا ہے۔

(۱۱) بدایوں شریف: صد سالہ جشن تاج الفحول کانفرس و سیمینار میں شرکت کیلئے بدایوں شریف جانا ہوا۔ تو اسی موقع سے خانقاہ قادریہ کے بزرگان دین کے مزارات پر حاضری ہوئی۔ جن میں خصوصیت سے سیف اللہ المسلول علامہ فضل رسول عثمانی بدایونی قدس سرہ اور حضور تاج الفحول علامہ عبد القادر بدایونی قدس سرہ کے مزارات پر حاضری ہوئی بڑی درگاہ اور چھوٹی درگاہ پر بھی حاضری ہوئی۔ بار دیگر محب گرامی مولانا اسید الحق قادری کی رسم شادی کے موقع پر

حاضری ہوئی۔

(۱۲) مرادآباد : جامعہ نعیمیہ دوبار حاضر ہو چکا ہوں۔اور دونوں بار حاضری کی بنیادی وجہ صدرالافاضل علامہ سیّد نعیم الدین علیہ الرحمہ کے مزار مبارک پر حاضری تھی۔ان کی علمی جلالت سے میں متاثر ہوں خصوصا خزائن العرفان سے۔ان کے شاگرد رشید مفتی حبیب اللہ صاحب علیہ الرحمہ کے مزار پر بھی حاضری ہوئی۔ یہ میرے والد گرامی علامہ محمد شہاب الدین صاحب مدظلہ العالی کے استاذ تھے۔

(۱۳) لکھنؤ : مدرسہ وارثیہ لکھنو میں ایک روز قیام تھا۔وہاں کے ایک مدرس کی معیت میں حضرت شاہ مینا قدس سرہ کے مزار مبارک پہ حاضری ہوئی۔لکھنو کی دیگر تاریخی جگہوں کا بھی مشاہدہ کیا۔

(۱٤) کلیر شریف : ۱۳ربیع الاوّل ۲۰۰۱ کو جامعہ صابریہ برکات رضا کلیر شریف کے زیر اہتمام دوروزہ اجلاس تھا۔جس میں متعدد علماء وشعراء کے علاوہ رئیس القلم علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ بھی خصوصیت سے مدعو تھے۔اس دوروزہ پروگرام میں بحیثیت مقرر میں بھی مدعو تھا۔یہ میرے لئے بڑی فیروزبختی تھی کہ حضرت صابر کلیری قدس سرہ کے مزار پر حاضری کا جو عرصہ سے اشتیاق تھا بفضلہٖ تعالیٰ جلسے کے توسط سے وہ موقع نصیب ہوا۔اور حضرت صابر کلیری کی بارگاہ میں پرشوق حاضری ہوئی یہ عرس کا موقع تھا اسلئے عقیدت مندوں اور دیوانوں کی اچھی خاصی بھیڑ تھی ۔اول شب کے بعد علامہ ارشدالقادری علیہ الرحمہ کے حکم پر ان کی معیت میں سہارنپور حضرت حکیم سیّد محمد احمد صاحب کے یہاں گئے۔ جہاں علامہ ہی کا قائم کیا ہوا مدرسہ غوثیہ بھی چل رہا ہے۔شام تک کلیر شریف واپسی ہوئی

(۱۵) بنبھرا شریف : سلسلۂ رشیدیہ کے ایک عظیم بزرگ قطب وقت حضرت شاہ معین الدین قدس سرہ ضلع سیوان میں آرام فرما ہیں۔اور مرجع خلائق ہیں۔بہت ہی بافیض درگاہ۔وہاں اس طرح حاضری ہوئی کہ سیوان سے مجھے موٹر سائکل پر ایک صاحب اس شرط پر لے گئے کہ مجھے انڈونیشیا جانا ہے۔مگر ہر بار کاغذات کی وجہ سے ناکامی ہوئی ہے۔آپ میرے لئے حضرت کی بارگاہ میں خصوصی دعا کریں کہ میرا کام بن جائے۔میں نے مزار شریف پر حاضری

دی۔ اپنے لئے بھی دعائیں کیں۔ اور اس بے چارے کے لئے بھی۔ اور حضرت قطب الہند کا فیض کہ ایک مہینے کے اندر اس شخص کے کاغذات مکمل ہو گئے اور وہ انڈونیشیا چلا گیا۔ دوسری بار اسی علاقے کے ایک گاؤں ''محبوب چھپرہ'' میں ایک جلسے میں شرکت کی غرض سے گیا تو اجلاس میں شرکت سے قبل حضرت شاہ معین الدین قدس سرہ کے مزار مبارک پہ حاضری دی۔

(۱۶) بنارس: منڈواڈیہہ شریف میں حضرت قطب بنارس قدس سرہ کا مزار پاک مرجع خلائق ہے۔ وہاں متعدد بار حاضری کا شرف حاصل ہو چکا ہے۔ حضرت رسول نما بنارسی قدس سرہ کی بارگاہ میں بھی حاضر ہو کر شوق زیارت کی پیاس بجھا چکا ہوں۔ مولیٰ تعالیٰ قبول فرمائے۔

(۱۷) چمنی بازار شریف: خانقاہ رشیدیہ چمنی بازار ضلع پورنیہ میں حضرت دیوان جی قدس سرہ کے والد گرامی حضرت جمال الحق بندگی قدس سرہ کا مزار مبارک ہے۔ وہاں متعدد بار حاضری کا شرف حاصل ہو چکا ہے۔ ان کے علاوہ وہاں کی سرزمین میں کئی اور بزرگان دین مدفون ہیں۔ جن کی بارگاہوں میں حاضر ہوا ہوں۔

(۱۸) پٹنہ: میتن گھاٹ کا علاقہ قدیم بزرگوں کی آماجگاہ ہونے کے اعتبار سے مرکز عقیدت مانا جاتا ہے۔ وہاں بارگاہ عشق پٹنہ اور حضرت سید منعم پاک علیہ الرحمہ اور دیگر بزرگوں کے مزارات پہ حاضری کا شرف ملا ہے۔

(۱۹) اجودھیا: ضلع فیض آباد کا اجودھیا شہر قدیم بھی ہے۔ اور تاریخی بھی ''بابری مسجد'' کی وجہ سے اس شہر کو پوری دنیا کے لوگ جانتے ہیں۔ محبّ مکرم مولانا اسید الحق بدایوں کے ہمراہ بابری مسجد اور دگر خاص خاص مقامات کی زیارت کا پورے اطمینان کے ساتھ موقع ملا۔ اسی سفر میں ایک ایسے مزار پاک پہ حاضری ہوئی جنہیں لوگ حضرت شیث علیہ السلام کا مزار پاک بتاتے ہیں۔ وہاں حاضری ہوئی۔ فاتحہ پڑھی۔ گردونواح کا علاقہ دیکھا جو اپنے کھنڈرات اور کہنگی کی وجہ سے تاریخی جگہ کا عکاس ہے۔

(۲۰) پوکھریرا شریف: ضلع سیتامڑھی میں پوکھریرا شریف ایک معروف بستی ہے۔ جہاں اہل علم کی خاصی تعداد ہے یہ جگہ عالم جلیل حضرت شاہ عبدالرحمٰن محجی علیہ الرحمہ خلیفۂ اعلیٰ حضرت کی وجہ سے زیادہ معروف ہے۔ اپنے ایک شاگرد کی دعوت پر جب اس علاقے میں جانا

ہوا تو حضرت مجی علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں حاضری دی۔

(۲۱) احمد آباد: یہاں وقت کے جلیل القدر بزرگ حضرت شاہ عالم قدس سرہ العزیز آرام فرما ہیں دھرول گجرات کے فقہی سیمینار سے واپسی پر یہاں حاضری ہوئی اس تخت کی زیارت ہوئی جس پر حضرت بخاری شریف کا درس دیا کرتے تھے۔اس کے نیچے نماز بھی ہم لوگوں نے ادا کی ان کے علاوہ وہاں کے دیگر بزرگان دین کے مزارات پر بھی حاضری ہوئی اور فاتحہ پڑھنے کا موقع ملا۔اس پتھر کو ہم سبھوں نے باری باری اٹھایا جس کے بارے میں اب تک تحقیق نہیں ہو سکی ہے کہ وہ در حقیقت کیا ہے۔

(۲۲) دولت آباد: مالیگاؤں ایک جلسہ میں جانا ہوا تو وہاں سے خلد آباد ہوتے ہوئے چند مخلصین کیساتھ میں دولت آباد گیا۔ جہاں شیخ بہاء الدین انصاری شطاری قادری قدس سرہ کا مزار مبارک ہے۔کوئی دو گھنٹے وہاں حاضری وتلاوت کا موقع نصیب ہوا۔

مذکورہ مقامات کے علاوہ غازی پور، حضرت آسی علیہ الرحمہ، ممبئی، ولید پور ضلع اعظم گڑھ، جلکی، رحمٰن پور ضلع کٹیہار، گھوسی، مبارکپور وغیرہ مقامات میں مدفون علماء، صوفیاء اور اولیاء کی بارگاہوں میں حاضری کا شرف حاصل ہو چکا ہے۔اور بعض مقامات میں برابر حاضری ہوتی رہتی ہے۔دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ ان تمام حاضری کو قبول فرمائے۔اور اسے آخرت میں نجات کا ذریعہ بنائے۔آمین بجاہ سید المرسلین۔

اولاد امجاد

میری شادی اپریل ۱۹۹۸ء میں علاقے کے ایک مشہور گاؤں اعظم نگر میں ایک اعلیٰ خاندان میں ہوئی، عالی جناب محمد شریف صاحب رشیدی کی بڑی صاحبزادی محترمہ شمس النساء صاحبہ میرے حبالۂ عقد میں ہیں جن کے بطن سے فی الحال دو صاحبزادے ہیں۔ بڑے کا نام ریحان المصطفیٰ اور چھوٹے کا نام اتقان المصطفیٰ ہے جنہیں دینی وعصری علوم وفنون سے آراستہ کرنے کا ارادہ ہے۔تا کہ اسلام وسنیت کی صحیح خدمت انجام دے سکے۔ پہلا بچہ ۲۰۰۰ء میں پیدا ہوا دوسرا بچہ ۳۰ رمئی ۲۰۰۳ء کو پیدا ہوا دونوں کا اصل نام محمد رکھا ہے۔

موجودہ علمی مشغلہ

تدریس، افتاء، مضمون نگاری اور علمی تحریکوں میں حصہ داری۔

نصیحتیں

کوئی بارہ سال کی عمر رہی ہوگی کہ میری والدۂ محترمہ علیہا الرحمہ کا انتقال ہوا۔ ان کی دو تین نصیحتیں حافظہ ذہن میں محفوظ ہیں۔ پڑھنے کی تاکید، اساتذہ کے سامنے ادب سے پیش آنا، اور مہمان کی خاطر داری، ان باتوں کی طرف برابر توجہ دلاتیں۔ اور والد گرامی تو اب تک اپنی قیمتی نصیحتوں سے نوازتے رہتے ہیں۔ اور وقتا فوقتا اپنے اساتذہ کی نصیحتیں بھی سناتے ہیں۔ اپنے استاذ حضرت ملک العلماء علامہ ظفر الدین بہاری علیہ الرحمہ کی نصیحت کا تذکرہ فرماتے تھے ''نام کے نہیں کام کے مولوی بننا چاہیے'' ''کتابیں مولوی کے لئے ایسے ہی ہیں جیسے فوج کے لئے ہتھیار''، علمی تبحر پیدا کرنے کیلئے اعلیحضرت امام احمد رضا قدس سرہ کے کتب ورسائل کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ حضرت مولانا سکندر علی صاحب علیہ الرحمہ قطب پورنیہ کا وہ ارشاد والد گرامی بار بار سناتے ہیں۔ جو انہوں نے تحصیل علم کیلئے زحمت اٹھا کر چمنی بازار شریف پہونچنے پر فرمایا تھا۔ کہ اس علم (دینی علم) سے دین ملے گا، دنیا نہیں ملے گی۔ اور اپنا پرایا ہوجائے گا۔ اور ہمارے اساتذہ اخلاص کے ساتھ دین کی خدمت کے لئے اب بھی نصیحتیں فرماتے ہیں۔ مولی تعالی ان حضرات کے فیوض علمی کو قائم ودائم رکھے آمین

آل مصطفیٰ مصباحی

جامعہ امجدیہ رضویہ، گھوسی، مئو، یوپی (انڈیا)۔

متوطن شبھنہ، پوسٹ پورلہ، وایا بارسوئی، ضلع کٹیہار (بہار)